سورة التوبه

آیات ۱۱۷ - ۱۲۲

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ
الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ
بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۙ﴿١١٧﴾ وَّ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ
عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ
مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١١٨﴾ ع
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١١٩﴾ مَا كَانَ لِاَهْلِ
الْمَدِيْنَةِ وَ مَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَ لَا
يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّ لَا نَصَبٌ وَّ
لَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَ لَا يَنَالُوْنَ
مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
الْمُحْسِنِيْنَ ۙ﴿١٢٠﴾

وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ
لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾
وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ
طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ
يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ ع

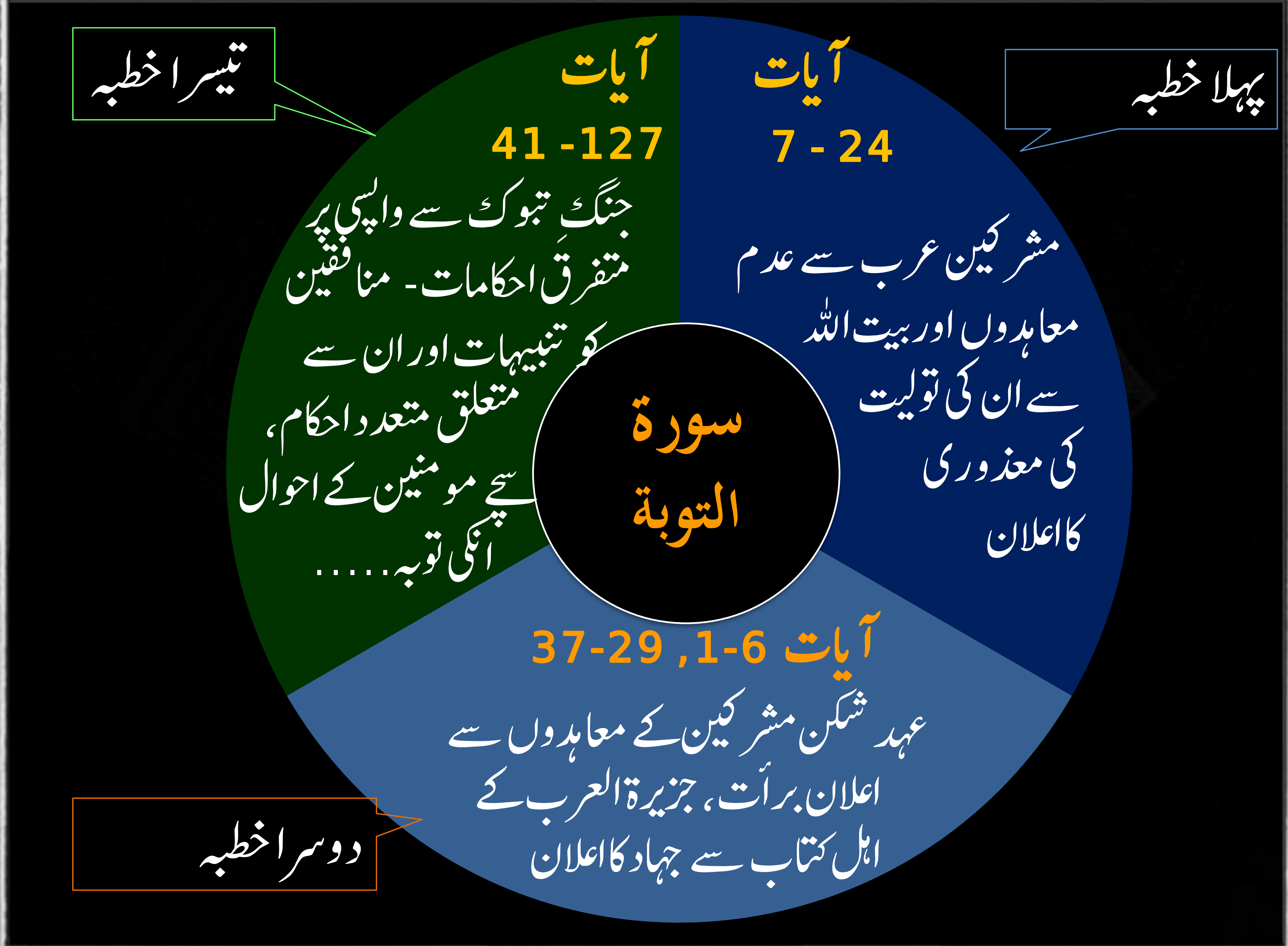
پہلا خطبہ
آیات
7 - 24
مشرکین عرب سے عدم معاہدوں اور بیت اللہ سے ان کی تولیت کی معذوری کا اعلان
دوسرا خطبہ
آیات 1-6 ,37-29
عہد شکن مشرکین کے معاہدوں سے اعلان برأت، جزیرۃ العرب کے اہل کتاب سے جہاد کا اعلان
تیسرا خطبہ
آیات
41 -127
جنگِ تبوک سے واپسی پر متفرق احکامات - منافقین کو تنبیہات اور ان سے متعلق متعدد احکام، سچے مومنین کے احوال انکی توبہ......
سورة التوبة

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ

لَقَدْ - بے شک

تَّابَ اللّٰهُ - متوجہ ہوا ہے اللہ توبہ قبول کی

عَلَى النَّبِيِّ - نبیؐ پر

وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ - اور مہاجرین اور انصار پر

الَّذِيْنَ - جنہوں نے

اتَّبَعُوْهُ - پیروی کی ان کی

فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ - مشکل گھڑی میں

مِنۡۢ بَعۡدِ مَا كَادَ يَزِيۡغُ قُلُوۡبُ فَرِيۡقٍ مِّنۡهُمۡ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّهٗ بِهِمۡ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ

مِنۡۢ بَعۡدِ - اس کے بعد

مَا كَادَ - کہ جو قریب تھا

كَادَ يَكَادُ : قریب ہونا

معاونِ فعل۔ اس کے ساتھ دوسرا فعل ہوتا ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ وہ کام ہونے کے قریب تھا

يَزِيۡغُ قُلُوۡبُ - کہ بھٹک جائیں دل

فَرِيۡقٍ مِّنۡهُمۡ - ایک فریق کے ان میں سے

ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ - پھر اس نے توجہ فرمائی ان پر

اِنَّهٗ بِهِمۡ - بے شک وہ ان پر

رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ - بے انتہا شفقت کرنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ
سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ
عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۙ﴿۱۱۷﴾

اللہ نے نبی کے حال پر رحمت سے توجہ فرمائی اور مہاجرین اور انصار کے حال
پر بھی جنہوں نے ایسی تنگی کے وقت میں نبی کا ساتھ دیا بعد اس کے کہ ان
میں سے بعض کے دل پھر جانے کے قریب تھے اپنی رحمت سے ان پر توجہ
فرمائی بیشک وہ ان پر شفقت کرنے والا مہربان ہے

Allah turned with favour to the Prophet, the Muhajirs, and the Ansar,- who followed him in a time of distress, after that the hearts of a part of them had nearly swerved (from duty); but He turned to them: for He is unto them Most Kind, Most Merciful.

محمد اقبال

لَقَدْ تَّابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ

- **توبہ کے معنی** - اللہ کی طرف رجوع کرنا لیکن جب اس کی نسبت اللہ کی طرف ہو اور علیٰ کے صلہ ساتھ آئے تو اس کا معنی ہوتا ہے رحمت کی نظر کرنا یا رحمت سے توجہ فرمانا، اس کا مرادی معنی - توبہ قبول کرنا
- **ساعة العسرة کے معنی** - "مشکل گھڑی" اس سے مراد غزوہ تبوک ہے۔ اس غزوہ کو مشکل گھڑی سے اس لیے تعبیر کیا گیا ہے کہ جب یہ غزوہ پیش آیا ہے تو سخت گرمی کا موسم تھا سفر بڑا طویل اور کھٹن تھا۔ سواریوں کی انتہائی کمی تھی۔ راشن کی بھی کمی تھی، مدینے کی فصلیں پکی کھڑی تھیں۔ کھجور کی فصل کے اترنے کا وقت تھا تاخیر سے فصل کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ اور قحط کا اندیشہ تھا، اس لیے اس مہم کو جیش العسرۃ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے
- جو لوگ ان حالات اور اس آزمائش میں ثابت قدم رہے یہ آیت ان لوگوں کے لیے رحمت و شفقت کا ایک اعلان عام ہے۔

فِیْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾

- ایسے مشکل وقت میں جبکہ بعض مومنین کے قلوب بھی مشکلات اور صعوبتوں کا ہجوم دیکھ کر ڈگمگانے لگے تھے اور قریب تھا کہ رفاقت نبوی ﷺ سے پیچھے ہٹ جائیں۔ حق تعالیٰ نے دوبارہ مہربانی اور دستگیری فرمائی کہ ان کو اس قسم کے خطرات ووساوس پر عمل کرنے سے محفوظ رکھا اور مومنین کی ہمتوں کو مضبوط اور ارادوں کو بلند کیا۔
- ان لوگوں میں ابو خیثمہؓ بھی شامل ہیں (انفرادی طور پر)
- حضرت ابو ذرؓ اپنا اونٹ لاغر اور بیمار ہونے کی وجہ سے لشکر سے پیچھے رہ گئے، اونٹ کے ٹھیک ہونے کا انتظار کرتے رہے جب ٹھیک نہ ہوا تو سامان اپنی کمر پر لاد کر لشکر کو پکڑنے کے لیے پیدل چل پڑے اور ایک مقام پر لشکر کو جالیا (آپ ﷺ کی حضرت ابو ذرؓ کے لیے دعائے خیر ورحمت)

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ - اور ان تین پر (بھی)

الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا - جن کو پیچھے کیا گیا (فیصلے کے لیے)

حَتّٰۤى اِذَا - یہاں تک کہ جب

ضَاقَتْ - تنگ ہو گئ

عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ - ان پر زمین

بِمَا رَحُبَتْ - اس کے ساتھ جو کشادہ تھی

وَ ضَاقَتْ - اور تنگ ہو گئیں

عَلَيۡهِمۡ اَنۡفُسُهُمۡ وَ ظَنُّوۡۤا اَنۡ لَّا مَلۡجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيۡهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ لِيَتُوۡبُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ

عَلَيۡهِمۡ اَنۡفُسُهُمۡ - ان پر ان کی جانیں

وَ ظَنُّوۡۤا اَنۡ - اور انہوں نے خیال کیا کہ

لَّا مَلۡجَاَ مِنَ اللّٰهِ - نہیں ہے کوئی پناہ گاہ اللہ سے (بچنے کی)

اِلَّاۤ اِلَيۡهِ - مگر اس کی طرف ہی

ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ - پھر اس نے توجہ فرمائی ان پر

لِيَتُوۡبُوۡا - تاکہ وہ توبہ کریں

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ - بے شک اللہ ہی

التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ - بار بار توبہ قبول کرنے والا، بہت رحم کرنے والا

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا
رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ
اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۠ (١١٨) ع

اور ان تینوں کو بھی اس نے معاف کیا جن کے معاملے کو ملتوی کر
دیا گیا تھا۔ جب زمین اپنی ساری وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی
اور ان کی اپنی جانیں بھی ان پر بار ہونے لگیں اور انہوں نے جان لیا
کہ اللہ سے بچنے کے لیے کوئی جائے پناہ خود اللہ ہی کے دامن رحمت
کے سوا نہیں ہے، تو اللہ اپنی مہربانی سے ان کی طرف پلٹا تاکہ وہ اس
کی طرف پلٹ آئیں، یقیناً وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔

محمد اقبال

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا
رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ
اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ع ﴿١١٨﴾

(He turned in mercy also) to the three who were left behind; (they felt guilty) to such a degree that the earth seemed constrained to them, for all its spaciousness, and their (very) souls seemed straitened to them,- and they perceived that there is no fleeing from Allah (and no refuge) but to Himself. Then He turned to them, that they might repent: for Allah is Oft-Returning, Most Merciful.

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ

تیسرا گروہ مخلفین

- یہ تین نوجوان کعب بن مالک، مرارۃ بن ربیع، ہلال بن امیہ تھے (ان کا معاملہ ان سات اصحاب سے مختلف ہے جن کا ذکر پہلے گذر چکا ہے)
- سفر پر نہ نکلنے کی وجہ سے ان سے بھی کوتاہی ہوئی لیکن انہوں نے صاف صاف اپنے قصور کا اعتراف کرلیا۔ نبی ﷺ نے ان تینوں کے معاملہ میں فیصلہ کو ملتوی کردیا اور عام مسلمانوں کو حکم دے دیا کہ جب تک خدا کا حکم نہ آئے، ان سے کسی قسم کا معاشرتی تعلق نہ رکھا جائے
- اسی معاملہ کا فیصلہ کرنے کے لیے یہ آیت نازل ہوئی۔
- ۵۰ روز کے معاشرتی مقاطعہ کے بعد اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور ان کی لغزشوں سے معاف فرمادیا

وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ

تیسرا گروہ مخلفین - اسباق

- یہ تینوں صحابی اپنے گذشتہ اعمال اور قربانیوں کی ایک روشن تاریخ رکھتے تھے لیکن جنگ تبوک میں شرکت نہ کرنے پر انہیں یہ سخت ترین سزا دی گئ
- حق و باطل کی کشمکش میں شرکت سے پہلو تہی کرنا اتنا بڑا جرم ہے کہ اسے نظرانداز نہیں کیا جاسکتا، کفر اور اسلام کی آویزش میں مومن کا اصل امتحان ہوتا ہے۔
- کوئی شخص اپنی ذات میں کیسا ہی عبادت گزار اور متقی کیوں نہ ہو۔ حق و باطل کی کشمکش میں عدم شرکت کے باعث رانداہ درگاہ قرار پاتا ہے اور اگر وہ اپنی روش تبدیل نہیں کرتا تو اسے اسلامی قافلہ سے نکال باہر کیا جاتا ہے
- آپ ﷺ کی محبت انصار کے لیے بہت واضح تھی لیکن یہ اللہ کی محبت کے تابع تھی
- یہ تینوں بزرگ اپنے معاشرے کے معزز افراد ہیں۔ لیکن جیسے ہی قیادت کی طرف سے حکم آتا ہے کہ ان کا بائیکاٹ کردو۔ تو معاشرے کا ایک ایک فرد ان سے کٹ کر رہ جاتا ہے - معاشرتی نظم و ضبط اور ڈسپلن کی ایک شاندار مثال

ان تینوں کرداروں پہ غور کیجئے

ان کے اندر ایک ہی روح کارفرما دکھائی دیتی ہے اور وہ ہے ایمان۔ یعنی اللہ پر ایمان اور اللہ کے رسول پر ایمان۔ آخرت پر ایمان وہ صرف اللہ کو اپنا مالک اور حاکم سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو آئیڈیل اور راہنما جانتے ہیں اور آخرت میں جواب دہی کے لیے ہر وقت فکر مند رہتے ہیں

اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول کی سنت ان کے لیے ضابطہ حیات ہے۔ یہی وہ حقائق ہیں۔ جن سے ان کی زندگی عبارت ہے اور اسی نے ان کو دنیوی اور اخروی کامیابیوں کا مستحق بنایا ہیں

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١١٩﴾

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ - اے لوگو جو

اٰمَنُوا - ایمان لائے ہو

اتَّقُوا اللّٰهَ - تقوی کرو اللہ کا

وَ كُوْنُوْا - اور ہو جاؤ

مَعَ الصّٰدِقِيْنَ - سچے لوگوں کے ساتھ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَكُونُوا۟ مَعَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿١١٩﴾

اے ایمان والوں اللہ سے ڈرتے رہو اور سچے لوگوں کے
ساتھ رہو

O ye who believe! Fear Allah and be with those who are true (in word and deed).

محمد اقبال

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِيۡنَ ۝١١٩

دو قیمتی نصیحتیں

○ **پہلی نصیحت** - تقوی اختیار کرو۔ تقویٰ دل کی ایسی کیفیت کا نام ہے۔ جس میں اللہ کے خوف اور اس کی محبت کے سوا کسی اور کا خوف اور محبت نہ ہو اور اس خوف کی وجہ سے دل کا میلان ہمیشہ نیکی کی طرف ہو اور برائی سے نفرت محسوس ہو۔ یہ وہ کیفیت ہے جو دل کی پاسبانی کرتی ہے۔ اس میں برے خیالات کو داخل ہونے کا موقع نہیں دیتی۔ حبِّ دنیا دل میں اپنی جگہ نہیں بنا سکتی۔

○ **دوسری نصیحت**۔ سچوں اور راست بازوں کی صحبت اور معیت اختیار کرو۔ جس طرح تقوی اندر کے بگاڑ کو روکتا ہے۔ اسی طرح راست بازوں کی صحبت باہر سے شیطان کے حملوں کی مدافعت کرتی ہے۔ انسان کی فطرت اللہ نے اس طرح کی بنائی ہے کہ وہ دوسروں پر اثر انداز بھی ہوتا ہے اور دوسروں کا اثر قبول بھی کرتا ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ نے پاکیزہ صحبت پر بہت زور دیا ہے۔ انسان کا ماحول انسان کو متاثر کرتا ہے

يَآأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ ﴿۱۱۹﴾

- سچائی اور راست بازی کی برکتوں کے پیش نظر عام مسلمانوں کو ہدایت کی جارہی ہے کہ سچے اور راست باز لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ یعنی مخلص اور متقی مؤمنوں کے ساتھ ربط ضبط رکھو ان کی رفاقت اختیار کرو ان کی صحبت میں رہو اور دین کی اجتماعی جدو جہد میں ان ہی کی تائید و حمایت کرو۔ اور منافقانہ رویہ اختیار کرنے والوں سے بچ کر رہو۔
- گویا یہ (اجتماعیت) جماعتی زندگی اختیار کرنے کا حکم ہے۔ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے اور جماعتی زندگی سے منسلک رہنے کے بہت سے فوائد اور بہت سی برکتیں ہیں
- جماعتی زندگی دراصل ایک قافلے کی مانند ہے۔ قافلے میں دوران سفر اگر کسی ساتھی کی ہمت جواب دے رہی ہو یا کوئی معذوری آڑے آرہی ہو تو دوسرے ساتھی اسے سہارا دینے، ہاتھ پکڑنے اور ہمت بندھانے کے لیے موجود ہوتے ہیں

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَكُونُوا۟ مَعَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿١١٩﴾

- سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا : " یقیناً صدق نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ صدیق کا لقب اور مرتبہ حاصل کرلیتا ہے اور جھوٹ نافرمانی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نافرمانی جہنم کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی یقیناً جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ کے ہاں بہت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے "

[بخاری، کتاب الأدب، : ٦٠٩٤- مسلم، کتاب البروالصلة، باب قبح الکذب و حسن الصدق : ٢٦٠٧]

- سیدنا حسن بن علیؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنے ہوئے یہ الفاظ یاد ہیں : "وہ چیز چھوڑ دے جو تجھے شک میں ڈالے اور اس کو اختیار کر جس کی بابت تجھے شک و شبہ نہ ہو، اس لیے کہ سچ اطمینان (کا باعث) ہے اور جھوٹ شک اور بے چینی ہے"

- [ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب حدیث اعلقها و توکل-- : ٢٥١٨- مستدرک حاکم ،- مسند أحمد]

مَا كَانَ لِاَهۡلِ الۡمَدِیۡنَةِ وَمَنۡ حَوۡلَهُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ اَنۡ یَّتَخَلَّفُوۡا عَنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ وَلَا یَرۡغَبُوۡا

مَا كَانَ - نہیں تھا (مناسب)

لِاَهۡلِ الۡمَدِیۡنَةِ - مدینہ والوں کے لیے

وَمَنۡ حَوۡلَهُمۡ - اور ان کے لیے جو ارد گرد ہیں

مِّنَ الۡاَعۡرَابِ - دیہاتیوں میں سے

اَنۡ یَّتَخَلَّفُوۡا - کہ وہ پیچھے رہیں

عَنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ - اللہ کے رسول سے

وَلَا یَرۡغَبُوۡا - اور یہ کہ نہ چاہیں

بِاَنۡفُسِهِمۡ عَنۡ نَّفۡسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ لَا يُصِيۡبُهُمۡ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخۡمَصَةٌ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوۡنَ مَوۡطِئًا

بِاَنۡفُسِهِمۡ - اپنی جانوں کو

عَنۡ نَّفۡسِهٖ - ان کی جان سے (زیادہ)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ - یہ اس سبب سے کہ

لَا يُصِيۡبُهُمۡ - نہیں پہنچتی ان کو

ظَمَاٌ - کوئی پیاس

ظَمِئَ يِظْمأُ ، ظمأً : پیاس لگنا

ظَمَأ: پیاس، تشنگی

وَّلَا نَصَبٌ - نہ کوئی مشقت

نَصِبَ يَنْصَبُ ، نَصْباً : محنت کرنا، مشقت کرنا

بِاَنۡفُسِهِمۡ عَنۡ نَّفۡسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ لَا يُصِيۡبُهُمۡ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخۡمَصَةٌ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُوۡنَ مَوۡطِئًا

وَّلَا مَخۡمَصَةٌ - اور نہ کوئی شدید بھوک

خ م ص

خَمُصَ يَخْمُصُ خَمْصاً: بھوکا رہنا

مَخْمَصَة: بھوک

فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں

وَلَا يَطَئُوۡنَ - اور وہ پیر سے نہیں روندتے

وَطِئَ يَطْأَ ، وَطْئاً : کسی چیز کو قدموں تلے دبانا، روندنا

مُؤطَا : روندی ہوئی (آسان کی ہوئی)

مَوۡطِئًا - کسی ایسی روندنے کی جگہ کو جو

يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَ لَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۙ﴿۱۲۰﴾

يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ - سخت غصہ دلائے کفار کو

وَ لَا يَنَالُوْنَ - اور وہ حاصل نہیں کرتے

مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا - کسی دشمن سے کوئی مطلوبہ چیز

اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ - مگر (یہ کہ) لکھا گیا ان کے لیے

بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ - اس کے سبب سے ایک نیک عمل

اِنَّ اللّٰهَ - بیشک اللہ

لَا يُضِيْعُ - نہیں ضائع کرتا

اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ - محسنین کا اجر

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَ مَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ
رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ
ظَمَاٌ وَّ لَا نَصَبٌ وَّ لَا مَخْمَصَةٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ
الْكُفَّارَ وَ لَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۙ﴿۱۲۰﴾

اہل مدینہ اور اس کے ارد گرد کے اعراب کے لیے زیبا نہ تھا کہ وہ اللہ کے رسول
کے پیچھے بیٹھ رہتے اور نہ یہ کہ اپنی جان کو اس کی جان سے عزیز رکھتے یہ اس
لیے کہ جو پیاس، تکان اور بھوک بھی اللہ کی راہ میں ان کو لاحق ہوتی ہے اور
جو قدم بھی وہ کفار کو رنج پہنچانے والا اٹھاتے ہیں اور جو چرکا بھی کسی دشمن کو
لگاتے ہیں ان سب کے بدلے میں ان کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ بیشک
اللہ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا

مَا كَانَ لِاَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ وَ مَنۡ حَوۡلَهُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ اَنۡ يَّتَخَلَّفُوۡا عَنۡ
رَّسُوۡلِ اللّٰهِ وَ لَا يَرۡغَبُوۡا بِاَنۡفُسِهِمۡ عَنۡ نَّفۡسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ لَا
يُصِيۡبُهُمۡ ظَمَاٌ وَّ لَا نَصَبٌ وَّ لَا مَخۡمَصَةٌ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَ لَا يَطَـُٔوۡنَ مَوۡطِئًا
يَّغِيۡظُ الۡكُفَّارَ وَ لَا يَنَالُوۡنَ مِنۡ عَدُوٍّ نَّيۡلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمۡ بِهٖ عَمَلٌ
صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۙ ﴿۱۲۰﴾

It was not fitting for the people of Medina and the Bedouin Arabs of the neighbourhood, to refuse to follow Allah's Messenger, nor to prefer their own lives to his: because nothing could they suffer or do, but was reckoned to their credit as a deed of righteousness,- whether they suffered thirst, or fatigue, or hunger, in the cause of Allah, or trod paths to raise the ire of the Unbelievers, or received any injury whatever from an enemy: for Allah suffereth not the reward to be lost of those who do good;-

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا

- اس آیت میں ان لوگوں کا تذکرہ اور خطاب بھی۔ جو صاحب ایمان تھے لیکن آپ ﷺ اور صحابہ کرام کی صحبت میں کمی کے باعث ایمان کو برگ و بار لانے اور کمزوریوں پر قابو پانے کی صلاحیت ابھی پیدا نہیں ہوئی تھی۔
- آپ ﷺ سے محبت رکھتے تھے۔ لیکن محبت کے تقاضوں سے بے خبر تھے
- ان کو توجہ دلائی جارہی ہے کہ اللہ کے دین کی سربلندی اور اللہ کی رضا کی طلب ان تمام مصیبتوں اور تلخیوں کے باوجود اللہ کے رسول کو نکلنے پر تو مجبور کردے اور تم آرام سے گھر میں بیٹھے آرام و راحت کے مزے لوٹتے رہو اور پھر بھی یہ دعوی ہو کہ ہمیں اللہ کے رسول سے محبت ہے اور ہم اللہ کی رضا کے چاہنے والے ہیں
- اس طرح سے ان کے نازک جذبات کو چھیڑ کر ان کو غیرت دلائی جارہی ہے تا کہ وہ اپنی حالت پر غور کریں اور اپنی کمزوریوں پر قابو پانے کی کوشش کریں

وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً وَّ لَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ...

وَلَا يُنْفِقُوْنَ - اور وہ خرچ نہیں کرتے

نَفَقَةً : خرچہ - Spending

نَفَقَةً صَغِيْرَةً - کوئی چھوٹا خرچہ

وَّلَا كَبِيْرَةً - اور نہ ہی کوئی بڑا (خرچہ)

وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا - اور وہ نہیں کاٹتے (یعنی طے کرتے) کوئی وادی

اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ - مگر یہ کہ لکھا گیا ان کے لیے

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ - تاکہ جزا دے ان کو اللہ

اَحْسَنَ - بہترین

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ - (اس کے لیے) جو وہ عمل کرتے تھے

وَ لَا يُنۡفِقُوۡنَ نَفَقَةً صَغِيۡرَةً وَّ لَا كَبِيۡرَةً وَّ لَا يَقۡطَعُوۡنَ وَادِيًا
اِلَّا كُتِبَ لَهُمۡ لِيَجۡزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحۡسَنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۲۱﴾

اور جو کوئی چھوٹا یا بڑا خرچ اللہ کی راہ میں کرتے ہیں اور جو
وادی بھی وہ طے کرتے ہیں سب ان کے لیے لکھا جاتا ہے
تاکہ اللہ ان کو ان کے اعمال کا بہترین صلہ عطا فرمائے

Nor could they spend anything (for the cause) - small or great- nor cut across a valley, but the deed is inscribed to their credit: that Allah may requite their deed with the best (possible reward).

محمد اقبال

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ

وَمَا كَانَ -اور نہیں ہیں

الْمُؤْمِنُوْنَ - مومن

لِيَنْفِرُوْا - کہ وہ نکلیں

كَآفَّةً - سب کے سب

فَلَوْلَا نَفَرَ - تو کیوں نہیں نکلا

مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ - ہر ایک فرقہ سے

مِّنْهُمْ - ان میں سے

طَآئِفَةٌ - ایک گروہ

لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿١٢٢﴾

لِّيَتَفَقَّهُوْا - تاکہ وہ سوجھ بوجھ حاصل کریں

فِى الدِّيْنِ - دین میں

وَلِيُنْذِرُوْا - اور تاکہ وہ خبردار کریں

قَوْمَهُمْ - اپنی قوم کو

اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ - جب وہ لوٹیں ان کی طرف

لَعَلَّهُمْ - شاید وہ لوگ

يَحْذَرُوْنَ - بچتے رہیں

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ
طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ
يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ ع

ضروری نہ تھا کہ صاحب ایمان سارے کے سارے نکل کھڑے ہوتے پس کیوں نہ نکلے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ تاکہ وہ دین میں سمجھ پیدا کرتے اور اپنی قوم کے لوگوں کو خبردار کرتے جب ان کی طرف لوٹ کر جاتے تاکہ وہ بھی بچتے رہیں۔

Nor should the Believers all go forth together: if a contingent from every expedition remained behind, they could devote themselves to studies in religion, and admonish the people when they return to them,- that thus they (may learn) to guard themselves (against evil).

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ

مسائل دینیہ کے سیکھنے اور سکھانے کا حکم

- علم دین سے آگاہی، احکام سے واقفیت اور حقوق وفرائض کا فہم مسلمان پر فرض ہے
- ہر مسلمان پر جو عبادات فرض کی گئی ہیں۔ جو فرائض عائد کیے گئے ہیں۔ جو اوامر و نواہی دیئے گئے ہیں اور زندگی گزارنے کے احکام دیئے گئے اور آداب سکھائے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک ایک چیز کا جاننا انفرادی زندگی میں بھی ہر مسلمان کی ذمہ داری
- اللہ نے ہماری مجبوریوں کو دیکھتے ہوئے اس آیت میں حکم دیا کہ مسلمانوں کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ غزوہ تبوک میں شرکت کی طرح سب نکل کھڑے ہوں۔ ان کے لیے یہ بات کافی ہے کہ ہر بڑے گروہ میں سے چند افراد ایسے ضرور نکلیں جو اللہ کے دین میں سمجھ پیدا کرنے کے لیے مدینہ منورہ پہنچیں یا کسی ایسے شہر میں جائیں جہاں علم دین کے حصول کی آسانیاں میسر ہوں اور پھر لوٹ کر اپنے لوگوں میں جائیں اور ان تک دین کی وہ فکر اور فہم پہنچائیں جس کو انھوں نے خود حاصل کیا ہے

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَآفَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ

مسائل دینیہ — اصولی ہدایات

1. علم دین بنیادی اہمیت رکھنے والی چیز ہے۔ لوگ اگر شرعی حدود سے واقف نہ ہوں تو وہ صحیح اسلامی زندگی بسر نہیں کر سکتے اور اگر دین کا شعور نہ ہو تو ان میں گناہ کی ذہنیت یہاں تک کہ کفر و نفاق بھی پرورش پا سکتا ہے۔ اس لیے مسلمانوں میں علم دین کو عام کرنے کی ضرورت ہے

2. علم دین کو عام کرنے کے لیے حالات کی مناسبت سے مختلف طریقے اختیار کیے جا سکتے ہیں — ایک صورت یہاں تجویز کی گئی ہے یعنی تعلیم و تربیت اور ارشاد و تدریس کے مرکز ہوں اور وہاں متعلقہ علاقہ کے ہر گوشہ سے لوگوں کی ایک تعداد پہنچ کر استفادہ کرے اور پھر اپنے اپنے مقام پر پہنچ کر عام لوگوں کو دین کی تعلیمات سے واقف کرانے کی کوشش کرے۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ

مسائل دینیہ — اصولی ہدایات

3. علم دین کی اشاعت کے دوسرے طریقوں میں مساجد میں قرآن و حدیث کے دروس کا سلسلہ، دینی اجتماعات، مدارس وغیرہ شامل ہیں

4. دینی تعلیم و تربیت کی ضرورت بچوں کے لیے بھی ہے اور بڑوں کے لیے بھی، اس لیے بڑوں کو نظر انداز کرکے صرف بچوں کی تعلیم پر اکتفا کرنا صحیح نہیں۔

5. دین کی تعلیم میں اصل اہمیت تَفَقُّه کو ہے یعنی اس بات کو کہ دین کی سمجھ پیدا ہو جائے یہ مقصد رسمی قسم کی تعلیم سینے یا محض فقہی معلومات بہم پہنچانے سے حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لیے ایسی تعلیم کی ضرورت ہے کہ آدمی اپنے رب کو پہچان لے۔ اپنے مقصد زندگی سے آشنا ہو جائے اور یہ بات اس کے ذہن نشین ہو جائے کہ دین اس سے مخلصانہ پیروی کا مطالبہ کرتا ہے اور اسلام یہ ہے کہ اپنے آپ کو مکمل طور سے اللہ کے حوالہ کر دیا جائے

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَآفَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ

مسائل دینیہ — اصولی ہدایات

6. تعلیم وتربیت کا اصل مقصود لوگوں کو غیر اسلامی زندگی کے نتائج بد سے آگاہ کرنا ہے تاکہ ان میں آخرت کی جوابدہی کا احساس پیدا ہو اور صحیح اسلامی زندگی گزارنے کے لیے وہ آمادہ ہو جائے

7. دین کا ٹھوس علم اور اس کی سمجھ اسی صورت میں پیدا ہو سکتی ہے جب کہ قرآن کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی جائے